



THE HAQ CHAR YAAR WEBSITE  
IS DEDICATED IN THE NAME OF  
THE COMPANIONS [R.A]  
OF  
PROPHET [PEACE BE UPON HIM].  
WE ARE REVEALING THE TRUTH AND  
FACTS ABOUT THE ANTI SAHABAH [R.A]  
PROPAGANDA OF  
THE NON MUSLIM ORGANIZATIONS.

[WWW.KR-HCY.COM](http://WWW.KR-HCY.COM)

شیعو مذہب

دین و دانش کی کسوٹی پر

مولانا عاشق الہی بلند شہری

کتاب الفیاض

مسائل خردی و سایر مسائل خردی و مسائل خردی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# شیعہ مذہب

## دین و دانش کی کسوٹی پر

تالیف

مولانا محمد عاشق الہی بلند شہری

جس میں شیعوں کے عقیدے، تعریف قرآن، عقیدہ براء، اور بعض صحابہؓ اور تفسیر کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے اور بتایا ہے کہ جو شخص طبعی مذہب رکھتا ہو اسکا قرآن پر ایمان نہیں ہو سکتا، نیز یہ بھی ثابت کیا ہے کہ حضرت ائمہ اہل بیتؑ کے اکابر اہل سنت سے بہت اچھے روابط اور باہمی تعلیم و تلمذ کے تعلقات تھے، آخر میں اہل تشیع کو خیر خواہانہ طور پر دعوت دی ہے کہ اپنے بارے میں غور کریں کہ جس دین پر میں کیا وہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین ہے اور کیا آخرت میں شیعوں کا دین ذریعہ نجات بن سکتا ہے؟

ناشر: دارالاشاعت  
اردو بازار کراچی  
جمہوریہ

نام کتاب — شیعہ مذہب دین و دانش کی کسوٹی پر  
 تالیف — مولانا محمد عاشق الہی مہندہ شہری  
 باہتمام — خلیل اشرف عثمانی، دارالاشاعت، اردو بازار کراچی  
 طباعت — ۱۳۱۱ھ  
 کتابت — محمد یونس شہزاد  
 معراج — انوار الحق قاسمی  
 تعداد —

## ملنے کے تھے

دارالاشاعت اردو بازار، کراچی ۱  
 مکتبہ دارالعلوم، کورنگی، کراچی ۱۳  
 ادارۃ المعارف، کورنگی، کراچی ۱۴  
 ادارۃ اسلامیات، ۱۹ انارکلی لاہور ۲۰

دارالاشاعت، کراچی ۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء  
والمرسلين وعلى آله واصحابه المهديين المرضيين وعلى من تبعهم  
بإحسان الا يوم الدين

ابالبعده! یہ ایک مختصر سار سالہ ہے جس میں احقر نے شیعہ مذہب کے اصولی  
عقائد کا تعارف کرایا ہے۔ ان کا عقیدہ تحریف قرآن، عقیدہ بدعت، تقیہ، بغض صحابہ  
اور بعض دیگر امور تو ضیح کے ساتھ سپرد قلم کئے ہیں حضرات ائمہ اہل بیت اور حضرت  
اکابر اہل سنت رضی اللہ عنہم سے جو آپس میں روابط اور تعلقات تھے اور جو ان  
کی قرابت داری تھی اسکو بھی واضح کیا ہے، اور بتایا ہے کہ شیعوں کے مذہب  
میں حق ظاہر کرنا باعث ذلت ہے اور ان کے نزدیک حق چھپانے ہی میں عزت ہے  
نیز ان کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ اپنے مجتہدین سے حق ظاہر کرنے کی امید نہ رکھیں بلکہ  
اپنے طور پر ہر شے متفکر ہو کہ میں جس دین پر ہوں اس کا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے اور قرآن کریم سے کتنا تعلق ہے اور یہ بھی غور کرے کہ کیا میرا یہ دین آخرت  
میں باعث نجات ہوگا؟ حضرت اہلسنت سے گزارش ہے کہ یہ رسالہ شیعہ عوام کو  
پڑھوائیں اور ان سے ہمدردانہ بات کریں اور انہیں سمجھائیں کہ تم اپنی آخرت کی فکر کرو۔  
حضرات ناظرین احقر مؤلف اور اس کے والدین اور شاخ کو دعاؤں میں یاد فرمائیں۔  
ان اريد الاصلاح ما استطعت وما تفيق الا بالله عليه توكلت واليه ائيب  
ذيقه شامه ————— محمد عاشق الہی ملنگ شہری عفا اللہ عنہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محمدؐ و نصلی علی رسولہ الکریمؐ

## آغاز کتاب

اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام کے علاوہ کوئی دین معتبر نہیں۔ اللہ جل شانہ نے سارے عالم کے انسانوں کے لئے سیدنا خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ آپ کی رسالت سارے انسانوں کے لئے سارے جہانوں کے لئے، سارے ننانوں کیلئے ہے آپ رسول الطہلین ہیں۔ سارے انسان اور سارے جنات کی طرف آپ کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا: اللہ تعالیٰ شانہ نے جس دین کی دعوت کے لئے آپ کو مبعوث فرمایا اس کے بارے میں صراحت کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ۔ ترجمہ: بلاشبہ جو دین اللہ کے نزدیک معتبر ہے وہ اسلام ہے۔ نیز ارشاد فرمایا: وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ۔ ترجمہ: اور جو شخص دین اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا دین چاہے گا وہ اس سے برگزہ قبول نہ کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں تباہ کاروں میں سے ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت  
در رسالت کا فریضہ پوری طرح انجام دیا | و تبلیغ کا فریضہ پوری طرح انجام

دیا آپ بہت زیادہ محنت و مجاہدہ فرماتے رہے اور اللہ تعالیٰ کا دین پوری تفصیلات کے ساتھ امت کو پہنچا دیا۔ کوئی بھی چیز اللہ تعالیٰ نے جس کو پہنچایا اور غلطی ہر کرنا فرض قرار دیا تھا۔ آپ نے نہیں چھپائی اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا۔ فَاَمِّنْ بِمَا تَوْفَرُ فَأَوْرِضْ عَنِ الْمَشْرِكِينَ ترجمہ۔ کہ جس کا آپ کو حکم دیا جاتا ہے اسے خوب واضح طور پر بیان کیجئے اور مشرکین سے اعراض کیجئے۔ لہذا آپ نے پوری طرح اللہ کے ہر حکم کو امت تک پہنچایا۔

قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ | قرآن مجید جو اللہ تعالیٰ کی آفرین کا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمایا اور ساتھ ہی اس کی حفاظت بھی اپنے ذمے لی ہے۔ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے اِنَّا نَحْنُ نَحْمِلُ لَكَ الذِّكْرَ وَرِثَانًا لَكَ اِنْ فَطَرْنَاكَ ترجمہ۔ بلاشبہ ہم نے ذکر کو نازل فرمایا اور بلاشبہ ہم ضرور اس کی حفاظت کر نیوالے ہیں۔

مہاجرین و انصار سے اللہ تعالیٰ راضی ہے | آپ کی محنت اور

کوشش اور دعوت و تبلیغ کے نتیجے میں مہاجرین و انصار کی ایک بہت بڑی جماعت تیار ہو گئی جس کے بارے میں اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا۔

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ

اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَوَضَعْنَا عَنْهُمْ أَزْوَاجَهُمْ جَنَّاتٍ

تَجْرُونَ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ترجمہ۔ اور سبقت کرنے والے پہلے لوگ مہاجرین اور انصار میں سے اور

وہ لوگ جینہوں نے خوبی کے ساتھ ان کا اتباع کیا۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ اور اللہ نے ان کے لئے تیار کئے ہیں باغیچے جن کے نیچے جاری ہوں گی نہریں یہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔

مہاجرین اور انصار نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن حاصل کیا پھر اسے پوری طرح اپنے بعد والوں کو پڑھایا اور قرآن مجید کے علاوہ اور جو کچھ آپ سے سیکھا تھا اسے بھی اپنے شاگردوں یعنی تابعین کرام تک پہنچایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال اور سیرت مبارکہ کی تعلیم دی اور تبلیغ کی حضرات تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ نے پھر ان کے شاگردوں نے اور ان کے شاگردوں نے آخر تک سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو پھیلایا اور آگے بڑھایا قرآن مجید کو بھی محفوظ رکھا اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مدون کیا۔ شریعت اسلامیہ کو پوری طرح امت مسلمہ کو سلفا عن خلف پہنچاتے رہے۔

قرآن مجید کے اعلان کے خلاف | اب شیعہ مذہب کے متبعین کا یہ کہنا  
شیعہ مذہب والوں کا عقیدہ | ہے کہ قرآن کو تو حضرت عثمان رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے بدل دیا۔ اور حضرات صحابہ سوائے ۴۰ کے سب مرتد ہو گئے تھے اور ان لوگوں کے نزدیک سب سے بڑے کافر حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ ہیں۔ ان لوگوں کی اس بات سے آیت قرآنیہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ کا انکار لازم آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم قرآن کے محافظ ہیں اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن میں تحریف ہو گئی اور اصل قرآن امت کے پاس موجود نہ رہا۔ اگر ان لوگوں کی یہ بات تسلیم کی جائے کہ مہاجرین و انصار سب کافر



ہو گئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے جو رضی اللہ عنہم ورضو عنہ نے فرمایا اور ان سے راضی ہونے اور انہیں جنت میں داخل فرمانے کی خبر دی وہ غلط ہو جاتی ہے، جب اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ مہاجرین و انصار نزول قرآن کے وقت کافر ہیں یا بعد میں کافر ہو جائیں گے تو رضی اللہ عنہم ورضو عنہ کیسے فرمایا۔ ان لوگوں کے اس عقیدہ سے نہ صرف قرآن کریم کی تکذیب لازم آتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ شانہ کی طرف جہل کی نسبت بھی ہوتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم نہ تھا کہ آئندہ یہ لوگ مرتد ہو جائیں گے قرآن کریم میں جگہ جگہ اللہ تعالیٰ کے علم کی وسعت بتائی ہے۔ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ فرما کر یہ بتا دیا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پوری طرح جانتا ہے تحریف قرآن کا عقیدہ مادہ تکذیب قرآن اور اللہ تعالیٰ کی طرف جہل کی نسبت کفریہ عقائد ہیں جن کو ادنیٰ سمجھ رکھنے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔

شیعہ عقائد کے مطابق خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات بھی اپنی دعوت اور تبلیغ کے کام میں دنیا سے ناکام غور کرنے چلے گئے (العیاذ باللہ) کے قابل

ہے کہ بقول ان لوگوں کے جب سب صحابہؓ (العیاذ باللہ) کافر ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال و افعال اور سیرت طیبہ کچھ بھی محفوظ نہیں رہا۔ اب ان لوگوں کے قول کے مطابق نہ قرآن رہا نہ حدیث رہی تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہی باقی نہیں رہا۔ اس کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ آپؐ نے ۲۳ سالہ جو محنت و کوشش کی وہ ضائع ہو گئی۔ ۴۰-۵۰ آدمیوں کے علاوہ کوئی مسلمان نہ رہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعوت اور محنت میں (العیاذ باللہ)

دنیا سے ناکام چلے گئے۔ ان کی یہ بات قرآن مجید کی تصریحات کے سراسر خلاف ہے۔  
 قرآن مجید میں اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے۔ **يُرِيدُ أَنْ يَمْلِكُونَ تَوَدَّ اللَّهُ**  
**بِأَفْوَاهِهِمْ وَأَنْ يَسْمَعُوا تَوَدَّ أَنْ يُسْأَلَ عَنْ دِينِهِمْ فَبَيِّنَ لَهُمْ مَا كَفَرُوا مِنْهُ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ**  
**رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَذِينَ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ**  
 ترجمہ ۱۔ وہ لوگ چاہتے ہیں کہ بجا دیں اللہ کے نور کو اپنے منہوں سے اور اللہ  
 اپنے نور کو پورا فرمانے والا ہے۔ اگرچہ کافروں کو ناگوار ہو۔ اللہ وہ ہے جس نے  
 بھیجا اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ اور دین حق کے ساتھ تاکہ وہ اسے غالب  
 فرما دے تمام دینوں پر اگرچہ مشرکوں کو ناگوار ہو۔

ان دونوں آیات کو غور کے ساتھ پڑھا جائے۔ ان میں بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ  
 اپنے نور کو ضرور پورا فرمائے گا۔ اگرچہ کافروں کو ناگوار ہو اور یہ بھی فرمایا اللہ نے اپنے  
 رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر اس لئے بھیجا کہ سب دینوں پر غلبہ دے۔ اب  
 جو فرق یہ کہتا ہے کہ قرآن میں بھی تحریف ہو گئی اور صحابہ بھی مرتد ہو گئے اور رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم جن کی اطاعت اور اتباع کا حکم دیا گیا ہے ان کے اقوال و افعال  
 اور سیرت بھی محفوظ نہیں تو ان سے ان آیات کی تکذیب لازم آتی ہے۔ ان  
 لوگوں کے عقیدے کے مطابق وہ خبر سچی نہ ہوئی جو خبر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم  
 میں دی تھی اور یہ بھی کفر یہ عقیدہ ہے۔

شیعہ مذہب کا عقیدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ | ان لوگوں  
 و عمرؓ سے خوف کھا کر خلافت علیؓ کا اعلان نہ کر سکے | کا یہ

بھی کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ پاک کی طرف سے حکم ہوا تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلا فصل کا اعلان فرمادیں لیکن حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ڈر سے آپ نے ایسا نہیں کیا غور کرنے کی بات ہے کہ جب اللہ کا رسول ہی اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچائے اور خالق کے بجائے مخلوق سے ڈسنے لگے تو وہ کون ہو گا جو حق کی تبلیغ کرے اور کھل کر حق بیان کرے! اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا فَاُصِدِّعْ بِمَا تَوَدُّ دَاْعِيْهُنَّ مِنَ الْمَشْرِكِيْنَ یعنی جس چیز کا آپ کو حکم دیا جاتا ہے اسے خوب اچھی طرح کھول کر بیان کیجئے اور فرمایا "يَا أَيُّهَا الْمَوْسُوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا يَلْفُتْ رِسَالَتَهُ اللَّهُ يُعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ" ترجمہ ہے رسول! پہنچا دیجئے جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی طرف سے اتارا گیا اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ سے اپنے رب کی رستہ نہیں پہنچائی اور اللہ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔

یہ غور کرنے کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بارہا اپنے رسول کو حق کی تبلیغ کا حکم فرمایا اور یہ بھی اطمینان دلایا کہ اللہ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔ اس کے باوجود بقول ان لوگوں کے آپ نے اللہ کا حکم نہیں پہنچایا اور مخلوق سے ڈر گئے اللہ کے رسول کے بارے میں ایسا عقیدہ سراپا کفر ہے۔

شیعوں کا عقیدہ تقیہ اور اس کی آڑ میں حضرت علیؑ اور دیگر ائمہ اہل بیت کو بزدل بتانا | بات ہے کہ جو لوگ دیکھتے ہیں کہ حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ وجہ تخیلہ بن فصل تھے اور ان سے پہلے

جو خلفائے وہ غاصب تھے اور باطل پر تھے۔ تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حق کا اعلان کیوں نہ کیا۔ ان لوگوں کے بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخلوق کے در سے اعلان حق نہیں فرمایا تھا اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی حق کو چھپایا اور بقول ان کے، جو لوگ غاصب تھے اور باطل پر تھے ان لوگوں کے پیچھے ۲۵ سال تک نمازیں بھی پڑھتے رہے۔ ان کے مشوروں میں شریک ہے۔ جہادوں میں بھی ان کے ساتھ شرکت کرتے رہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اتنی طویل مدت تک وہ حق کو چھپاتے رہے بلکہ جب ان کو خلافت سونپ دی گئی تب بھی انہوں نے اپنے سے پہلے تین خلفاء کو غاصب نہیں کہا اور باطل پر نہیں بتایا۔ اگر انہوں نے حق کو چھپایا اور باطل والوں کا ساتھ دیا جیسا کہ اس جماعہ کا عقیدہ ہے جو ان کو خلیفہ بلا فصل کہتی ہے تو وہ بھی حق چھپانے کی وجہ سے خلافت کے اہل نہیں رہتے۔ اس سوال کا جواب دینے کے لئے جماعت مذکورہ نے یہ شوشہ نکالا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تقیہ کر لیا تھا۔ سوال یہ ہے کہ وہ تو بہت بڑے بہادر تھے۔ اہل باطل سے کیوں ڈرے اور اپنی خلافت کے حکم کو کھپا چھپایا جب کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو خلیفہ بلا فصل بنایا گیا تھا؟ بہر حال حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تقیہ ڈر کر کیا ہوا بغیر ڈرے کیا ہو یہ خلیفہ برحق کی شان کے خلاف ہے۔ رائد کچھ اور مہاد اور ہر کچھ اور یہ اللہ کے دین میں نہیں ہو سکا۔ ان لوگوں کے نزدیک خلیفہ اول کا جو حال ہے وہی بعد کے اماموں کا بھی ہے۔

تقیہ کے بارے میں محمد یقرب کہیں کتاب الکافی سے چند آیات کھینچائی دیکھئے ابانتم

۱۱ طبع ایران (۱) قال ابو عبد اللہ علیہ السلام یا ابا عبدان تسعۃ اشعار للامام

کے نزدیک وہ سب حضرات تقیہ کرنے والے تھے اپنے خاص متعین کو بھی صحیح بات نہیں بتاتے تھے جب تقیہ دین کا رکن اعظم ہے تو بارہویں امام حضرت امام مہدی علیہ السلام تقیہ کیوں نہ کریں گے۔ اگر وہ تقیہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ کا دین جو سینا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے امت تک پہنچا ہے۔ وہ اس وقت بھی ظاہر نہ ہوگا اس جماعت کے عقائد کے اعتبار سے "لیظہرہ علی الدین کلہ" کا منظر ہر کبھی بھی نہیں ہو سکتا اگر امام مہدی تقیہ نہ کریں گے تو ان کے لئے یہ کیسے جائز ہوگا کہ دین کے ایک رکن کو چھوڑ دیں جو ان لوگوں کے نزدیک دین کا بہت بڑا رکن ہے۔ ان کا تو یہ کہنا ہے کہ "لا دین لمن لا تقیۃ لہ" کہ اس کا کوئی دین نہیں جس کا تقیہ نہیں، پھر کیسے تسلیم کر لیا جائے کہ امام مہدی علیہ السلام تقیہ نہ کریں گے؟ اگر اس وقت تقیہ فاسوخ ہو جائے گا۔ تو اتنے بڑے رکن کے نسخ کے لئے دلیل قطعی متواتر متصل السند کی ضرورت ہے وہ دلیل کیا ہے پیش کریں۔ جب خلیفہ اول حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لے کر حضرات فی التقیۃ ولا دین لمن لا تقیۃ لہ والتقیۃ فی کل شیء الا فی النہیذ والمسم علی الخفین (۲) عن حبیب بن جثرا قال ابو عبد اللہ علیہ السلام سمعت ابی یقول والله ما علی وجہ الا فی شئی احب الی من التقیۃ یا حبیب انہ من کانت لہ تقیۃ دفعہ اللہ یا حبیب من لم یکن لتقیۃ وضعہ اللہ (۳) عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اتقوا علی دینکمنا جہوداً تقیۃ فانه لا ایمان لمن لا تقیۃ لہ۔ (۴) عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عن رجل ولا تستوی الحسنۃ ولا السيۃ قال الحسنۃ التقیۃ والسيۃ الذاعۃ۔ اس روایت میں حق کے پیچھے اودنی ہر کرنے کو سیۃ یعنی برائی بتایا گیا۔ اور اس میں کسی عروج کے خوف کا بھی ذکر نہیں ہے۔



امام مہدی علیہ السلام تک تقیہ ہی تقیہ ہے تو پھر حق تو کبھی واضح ہونے ہی کا نہیں ہر  
ہوش مند آدمی اس کو غور کرے کالتہ تعالیٰ نے رقبول بن سکے، جب تقیہ کو دین کا  
رکن اعظم قرار دے دیا اور حق چھپانے کو ثواب کا کام بنا دیا تو پھر حق امتنا حق کی تمیز کا  
کیا معیار رہا؟ ۹۔

”جب شیعوں کے سامنے تقیہ والی بات لائی جاتی ہے تو کہہ دیتے ہیں کہ وہ تو  
جبوری والی بات ہے جیسے اضطراب کی صورت میں موت کے ڈر سے کلمہ کفر کہنے کی اجازت  
ہے ایسے ہی تقیہ بھی ہے یہ ان لوگوں کے دھوکہ دینے والی بات ہے کیونکہ حضرت علی  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوئی مجبور ہی نہیں اور جان کا ڈر بھی نہ تھا۔ انہوں نے ایک عظیم بہادر  
مومن ہوتے ہوئے پچیس سال تک کیوں تقیہ کیا، شیعہ مذہب کی کتابوں میں لکھا ہے  
کہ حضرت علیؑ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کپڑے پکڑ کر زمین پر لٹا دیا اور یہ بھی لکھا  
ہے کہ حضرت علیؑ کی حضرت عمرؓ سے ملاقات ہو گئی حضرت علیؑ نے اس کی طرف  
اپنی کان پھینک دی تو وہ اڑدھا بن گئی اور حضرت عمرؓ کی طرف دھاڑ دھا پلاتا مکان کو  
نکلے حضرت عمرؓ چیلے اور حضرت علیؑ سے زاری کرنے لگے لہذا انہوں نے اڑدھے  
پر اپنا ہاتھ مارا تو وہ پھر کان ہو گیا۔ ان روایات کو سامنے رکھ کر غور کیا جائے تو ظاہر  
ہوتا ہے کہ حضرت علیؑ کو کوئی اضطراب نہ مجبور یا جان کا خوف نہ تھا اس کا حضرت  
خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ موافق ہونا اور ان کے ساتھ نمازوں اور جہادوں  
میں شریک ہونا اختیاری طور پر تھا۔

پھر حضرات ائمہ اہل بیت جن کی امامت اور خلافت کو شیعہ مذہب والے

حق سمجھتے ہیں۔ ان حضرات کو بھی کوئی اضطراب نہ تھا اور جان کا ڈر بھی نہ تھا کیونکہ  
ان حضرات کے بارے میں شیعہ مذہب رکھنے والوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ان حضرات  
کی اپنی موت اختیاری تھی جب چاہیں موت اختیار کر لیں جب یہ بات ہے  
تو انہیں موت کا کیا ڈر تھا۔ وہ حقیقت تقیہ شیعوں کے نزدیک ضرورت اور بلا ضرورت  
ہر صورت میں دین کا رکن اعظم ہے، اہلسنت والجماعت کو دھوکہ دینے کے لئے  
اضطراب اور مجبوری والی بات سامنے لے آتے ہیں۔ شیعوں کی کتاب میں امام کی  
جو علامات لکھی ہیں اس میں یہ بھی ہے کہ وہ اعلم الناس امدا حکما للناس اور  
القی الناس امدا حکما للناس اور اشجع الناس ہو گا۔

ان صفات میں اشجع الناس بھی ہے۔ یعنی سب لوگوں سے بڑھ کر زیادہ  
بہادور ہو گا۔ جب امام معصومین کی صفات میں یہ شامل ہے تو انہیں کسی سے  
ڈرنے اور تقیہ اختیار کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی لہذا یہ کہنا کہ تقیہ جان و مال  
کی حفاظت کے لئے اختیار کیا جاتا ہے، اور امام معصومین کے اختیار کرتے رہے  
ہیں صرف ایک دھوکہ ہے۔

دین اسلام میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	جیسا کہ ہم نے پہلے
کے ذریعہ انسانوں تک پہنچا ہے عقیدہ صرف	عرض کیا کہ اسلام
وہی معتبر ہے جو آپ سے ثابت ہو۔	اللہ تعالیٰ کا بھیجا

ہو اور دین ہے جسے سینا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے  
امت مسلمہ تک بھیجا اور اسی لئے حضرات اہل بیت سے ہر مسلمان کو محبت ہے

کہ وہ آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت ہیں۔ باب شیعہ مذہب  
 والے اس ذات پاک سے تورشتہ توڑ بیٹھے جس کی وجہ سے حضرات اہل بیت  
 رضی اللہ عنہم سے محبت ہے نہ ان کی لائی ہوئی کتاب پر ایمان ہے نہ ان کے  
 صحابہ کو مسلمان مانتے ہیں نہ ان کے اقوال و افعال اور سیرت ان کے پاس محفوظ  
 ہے۔ کیونکہ اس کے راوی حضرات صحابہ ہی ہیں (رضی اللہ عنہم) اب جو کچھ ہے  
 ائمہ اہل بیت ہی ہیں۔ ان حضرات کی طرف منسوب کر کے بہت سی باتیں تراشی ہیں  
 اور امامت و خلافت کو نبوت سے بھی افضل قرار دیتے ہیں اور حضرت ائمہ اہل بیت  
 کے اکابر اہل سنت سے جو اچھے تعلقات اور باہمی تعلیم اور تلمذ کے واقعات ہیں  
 ان کو تفسیر کہہ کر اپنا بکاڑ کر لیتے ہیں عقل کا تعاضل ہے کہ جب دین سیدنا محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا ہے تو ہر بات کا ثبوت سند کے ساتھ آپ ہی سے  
 ہونا چاہیے۔ جو عقائد امامت اور خلافت کے بارے میں شیعوں نے اختیار کئے  
 ہیں ان کا ثبوت نہ صرف یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے بلکہ حضرت  
 علی کرم اللہ وجہہ سے بھی نہیں ہے۔ اپنی طرف سے عقیدے تلاش لینا اور ان پر  
 نجات کی امید رکھنا اتباع ہوئی ہے اور اتباع صوفی بہت بڑی گمراہی ہے۔

حضرت ابو بکرؓ کی خلافت آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ہجرت کے نویں سال حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو امیر جمع بنا کر بھیجا اور پھر اپنے رضی  
 وفات میں ان سے نمازیں پڑھوائیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امام نہیں بنایا  
 اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے بعد خلافت کے لئے حضرت ابو بکر  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تجویز فرما دیا۔ باب شیعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل سے

راضی نہیں۔ غور کریں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا کتنا تعلق ہے۔

کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اور محبت | یہاں ایک یہ  
صرف اپنی نسل کو نوازنے کے لئے تھی؟ | بات بھی قابل

فکر ہے کہ آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سارے عالم کے  
انسانوں کے لئے تھی اور آپ سب کے لئے رحمة اللعالمین ہیں اب یہ عقیدہ رکھنا  
کہ آپ نے خلافت اپنے ہی خاندان کے لئے مخصوص کر دی آپ کے بعد حضرت علیؓ  
اور دیگر گیارہ ائمہ ہی مستحق خلافت ہو سکتے ہیں جو ان کی نسل سے ہیں یا اس کا معنی تو  
یہ ہے کہ آپ کی ساری محنت اور مجاہد اپنی نسل کو نوازنے کے لئے تھا۔ الیاذ باللہ یہ  
کیسی غلط فہمی ہے۔ شیعہ تو شاید اس پر غور کرنے کے لئے آمادہ نہ ہوں لیکن ہم بہر حال  
فکر و نظر کی دعوت دیتے ہیں۔ جو لوگ ذی شعور ہیں۔ علوم عصریہ کے ماہر ہیں اور غور و فکر  
میں مقلد نہیں ہیں خاص طور سے متوجہ ہوں اور غور کریں کہ یہ دین۔ دین ہدایت ہوا  
یا دین باقربانوازی ہوا۔

واللہ اعلم بالصواب  
سہ الہامی ص ۱۲ میں ہے کہ عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم خلق اللہ آدم واطعمہ الدنیا قطیعة فما کان لآدم علیہ  
السلام فلرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم فهو للائمة من آل محمد علیہم السلام رعن حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے  
فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ساری دنیا  
ان کو بطور جائیداد فرمائی پس جو کچھ آدم علیہ السلام کے لئے تھا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو گیا  
اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو گیا۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ بقیہ عائشہؓ کے منفری

**شیعوں کا عقیدہ** بدعا شیعوں مذہب میں ایک عقیدہ بلا بھی ہے بلا کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو آئندہ ہونے والے کسی امر کی خبر دی یا کسی کے امام ہونے کا فیصلہ فرمایا۔ بعد میں اس کے خلاف ظہور ہو گیا یعنی اللہ تعالیٰ کو اب پتہ چلا کہ پہلی خبر اس پر بلا فیصلہ صحیح نہ تھا اس عقیدہ کی ضرورت اس لئے پڑی کہ حضرات مہاجرین و انصار کے پاس میں جو اللہ تعالیٰ نے رضی اللہ عنہم و عنوا عنہ فرما کر ان سے راضی ہونے کی خبر دی اور ان کو جنت کے باطن میں داخل ہونے کا وعدہ فرمایا حالانکہ شیعوں کے نزدیک وہ سب مرتد ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کی خبر اور بشارت صحیحہ نہ نکل لہذا انہوں نے یہ بات نکالی کہ کہ اللہ تعالیٰ سے بد ہونا یعنی پہلے علم کے خلاف ظاہر ہو جانا یہ بھی عقیدہ توحید میں شامل ہے اور شیعوں کی کتابوں کی تصریحات کے اعتبار سے ایک واقعہ اور پیش آیا۔ اور یہ کہ حضرت جعفر صادق نے اپنے بیٹے اسماعیل کی امامت کی تصریح فرمادی تھی اور زندگی میں بتا دیا تھا کہ میرے بعد یہ امام ہوں گے۔ پھر یہ سہا کر اس کے بیٹے اسماعیل کی ان کی زندگی ہی میں وفات ہو گئی شیعوں کو یہ بات بھاری پڑی۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ ہر امام اللہ تعالیٰ

(بقیہ حاشیہ منقولہ زشت) وہ ائمہ اہل بیت کے لئے ہو گیا۔ خلاصہ یہ تھا کہ شیعوں کے عقائد کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زمین بطور جائیداد ائمہ اہل بیت کو عطا فرمادی اور اہل بیت کے علاوہ کوئی شخص امام نہیں ہو سکتا۔ لہذا ساری دنیا انہی کی ملکیت ہو گئی گویا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل بیت کو ساری دنیا کی جائیداد عطا فرمائے گئے تھے تشریف لائے تھے آپ کی رحلت و تبلیغ کا خلاصہ قیامت تک اپنے گھر والوں کو ترانے کے سوا کچھ نہ ہوا۔ والیہا ذی اللہ شیعوں کی باتوں کا نا جائزے تو نہایت حد رسالت کی دعوت کا خلاصہ اقربا و آزادی کے سوا کچھ نہیں نکلتا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے بارے میں ہر طرح کی سوچ و خیال شیعوں ہی کا حق ہے۔



کی طرف سے مقرر کیا جاتا ہے۔ جب اسماعیل کی وفات ہو گئی تو مسئلہ امامت کے بارے میں جو عقیدہ تھا وہ غلط ثابت ہونے لگا تو انہوں نے عقیدہ کی غلطی ماننے کے بجائے اللہ کی طرف برا کو منسوب کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کو چاہیے سے غلط نہ تھا۔ بعد میں اللہ تعالیٰ کو یہ علم ہوا کہ اسماعیل امامت سپرد کرنے سے پہلے ہی وفات پا جائیں گے۔ اس کو نو بخنی نے اپنی کتاب فرق الشیعہ میں اس طرح بیان کیا ہے: ان جعفر بن محمد الباقر نص علی امامۃ اسماعیل ابنہ و اشار الیہ فی حیاتہ، ثم ان اسماعیل مات و هو حیث فقال ما یدنا اللہ فی شئی کا بدلہ فی اسماعیل ابنی عقیدہ بد اصول کافی میں امام ثامن حضرت علی بن موسیٰ الرضا سے اس طرح نقل کیا ہے۔ عن الزبائن بن الصلت قال سمعت الرضا علیہ السلام بقول ما بعث اللہ نبیا فظ الا تجری علیہ الخیر وان یقر اللہ بالبداد۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے وہ باتوں کی تبلیغ نہ کی ہو۔ اور اول یہ کہ شراب حرام ہے۔ دوسرے یہ کہ نہ سے یہ اقرار کریں کہ اللہ تعالیٰ سے بد ہو سکتا ہے۔

شیعوں کا عقیدہ تحریف قرآن شیعہ مذہب کے متبعین قرآن مجید کی تحریف کے بھی قائل ہیں۔ اور اس کے باوجود جس کسی آیت سے اپنا تراشیدہ عقیدہ ثابت کرنا ہو اس سے استدلال بھی کر لیتے ہیں۔ اصل کافی کو دیکھ لیا جائے۔ اس میں سینکڑوں آیات اسی موجود قرآن مجید سے نقل کی ہیں۔ جو اہل سنت کے پاس ہے۔ پھر ان کی تفسیر ان معصومین کی طرف منسوب کر کے نقل کر دی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ نے الیاذ باللہ اگر قرآن مجید میں تحریف کی ہے تو یہ آیت جو کتب شیعہ

میں منقول ہیں ان میں کیوں تحریف نہیں کی۔ جبکہ شیعہ مذہب کے مطابق یہ آیات اہل بیت اور آئمہ اہل بیت کے بارے میں ہیں۔

دوہری بات یہ ہے کہ جن آیات میں (بقول شیعہ) تحریف کر دی گئی ہے وہ آیات بتائیں کون سی آیات ہیں۔ اور اگر تحریف والی بات صحیح ہے (العیاذ باللہ) تو یہ اللہ کا کلام نہ ہوا تحریف کرنے والوں کا کلام ہوا اگر ایسی بات ہے تو ان آیات کی طرح دوسری آیات بنا کر دکھائیں۔ قرآن مجید میں چیلنج کیا گیا ہے۔

وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ترجمہ اور اگر تم شک میں ہو اس چیز سے جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا۔ تو لے آؤ ایک سورۃ اس جیسی اور بلا لے اپنے معبودوں کو اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو۔

یہ تو چیلنج ہے اور اس کے بعد فرمایا ہے۔ فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَكِنْ تَفْعَلُوا فَاتَّبِعُوا آلَ اللَّهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَخَالُوا النَّاسَ وَالْحِجَارَةَ أَعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ترجمہ سو اگر تم نہ کرو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ وہ تیار کی گئی ہے کافروں کے لئے۔

شیعہ مجتہدین کو قرآن کا چیلنج لہذا شیعہ مجتہدین متعین کر کے بتائیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یا اس کے کسی کاتب نے فلاں آیت اپنے پاس سے بنا کر لکھ دی ہے پھر اس جیسی آیت بنا کر پیش کریں۔ اور حسب فرمان خداوندی ایسا نہیں کر سکتے۔ لہذا دوزخ کی آگ میں بھرتی ہونے کے لئے تیار رہیں۔

جب شیعہ عوام سے اہل سنت اس تحریف والی بات کا تذکرہ کرتے ہیں تو بطور تقیہ کہہ دیتے ہیں کہ نہیں نہیں ہم تحریف کے قائل نہیں لیکن ان کے اکابر جو تحریف کے قائل ہیں ان کو کافر بھی نہیں کہتے اور اگر انہیں کافر کہہ دیں گے تو وہ بھی تقیہ ہوگا نیز اگر قرآن کی تحریف کے قائل نہیں ہیں تو حضرات مہاجرین اور انصار کو کافر کیوں کہتے ہو جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے راضی ہونے اور ان کو جنتوں میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اور جبکہ سورۃ الفتح کی آخری آیت میں ان کی بہت زیادہ تعریف فرمائی ہے۔

در حقیقت قرآن کو اللہ کی کتاب مانتے ہوئے اور اس کو محفوظ اور غیر مخرف جانتے ہوئے شیعہ مذہب کسی بھی طرح وہ دین نہیں ہو سکتا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے بھیجا اور اسکی تبلیغ کا حکم دیا۔

سورۃ توبہ کی آیت میں جو مہاجرین و انصار اور ان کے تابعین کے بارے میں اللہ جل شانہ نے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کا اعلان فرمایا ہے۔ اس سے واضح طور پر اہلسنت والجماعت کے دین کی حقانیت ظاہر ہو رہی ہے کیونکہ اس میں حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے متبعین کو بھی حق پر بتایا ہے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے خود اللہ کا اعلان فرمایا ہے دنیا میں کوئی جماعت اہل سنت والجماعت کے علاوہ ایسی نہیں ہے جو قرآن مجید اور احادیث شریفہ کو حضرات تابعین اور ان کے اساتذہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتی ہو اور یہ ایک ایسی صاف واضح برہنی بات ہے جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ جس کسی کو قرآن کی ہدایت پر چلنا ہوگا اسے اہل سنت والجماعت کا ہی مسلک اختیار کرنا ہوگا۔

حضرات ائمہ اہل بیت اہلسنت والجماعت کے | حضرات اہل بیت  
مسک پر تھے اور اکابر اہل سنت والجماعت | اور وہ حضرات  
سے اُن کے خصوصی تعلقات تھے۔ | جنہیں شیخ ائمہ

معصومین کہتے ہیں۔ ان کا دین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے ملیدہ نہ تھا اہل  
سنت والجماعت جس دین محمدی پر ہیں اسی پر حضرات اہل بیت اور اس کے ائمہ کرام  
بھی تھے۔ حضرات اہل سنت کے محدثین علماء فقہاء اور مجتہدین کرام سے حضرات ائمہ  
اہل بیت سے بڑے اچھے تعلقات تھے آپس میں تلمذ بھی تھا۔ اہل سنت والجماعت  
کی کتابوں میں ان حضرات کے تعلقات اور روابط بڑی تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں۔  
حضرات زین العابدین کا ارشاد | حضرت حسین بن علیؑ شہید کربلا

کے صاحبزادے حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا ہے کہ  
انہوں نے حضرت ابن عباس، حضرت ابہریرہ، حضرت عائشہ اور حضرت صفیہ  
اور حضرت ام سلمہ وغیرہم سے حدیث کی روایت کی ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ اگر ان حضرات  
کو متذکرہ سمجھتے تو ان سے حدیث کی روایت کیوں کرتے، پھر ان کے شاگردوں میں  
بہت سے محدثین کا ذکر ہے کیا جو اہلسنت والجماعت میں سے تھے مثلاً ابو سلمہ بن  
عبد الرحمن، طاؤس بن کيسان، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری زید بن اسلم یحییٰ بن  
سعید الانصاری۔ ہشام بن عروہ وغیرہم۔ حضرت زین العابدین سے حضرت

ابوبکرؓ و عمرؓ کے بارے میں پوچھا گیا کہ ان کا کیا مرتبہ ہے تو انہوں نے حضرت عروہ  
عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی طرف اشارہ کر دیا اور فرمایا۔ منزلة جہا منه الساعۃ

یعنی ان دونوں حضرات کا مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کے اعتبار سے وہی ہے۔ جو اس وقت انہیں حاصل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس زندگی اور اس زندگی کے بعد ان حضرات کو سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا قریب یکساں طور پر حاصل ہے۔

یہ بات عجیب ہے کہ حضرت زین العابدین تو حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب تر بتا رہے ہیں۔ اور جو لوگ انہیں اکامالتے ہیں وہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے بغض رکھتے ہیں اور انہیں مرتد کہتے ہیں۔

حضرت باقر کا فرمان | حضرت محمد بن علی بن الحسین جو باقر کے لقب سے مشہور ہیں اور حضرت زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ ہیں ان کی روایت حدیث کے بارے میں سینے، تہذیب التہذیب میں متعدد صحابہؓ سے ان کے روایت کرنے کا ذکر ہے۔ اس میں حضرت سمروہ بن جندب، حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر، حضرت ابو ہریرہ، حضرت عائشہ، حضرت ام سلمہ، حضرت ابوسعید خدری، حضرت جابر، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسماء گرامی لکھے ہیں۔ بالواسطہ یا بلاواسطہ حضرت باقر نے ان حضرات سے روایت کی ہے پھر ان کے شاگردوں میں ان کے صاحبزادہ حضرت جعفر اور ابن شہاب الزہری اور عمرو بن دینار اور ذاعلی اور ابن حریج اور اہل مثل وغیرہ ہم کر رکھا ہے۔

حضرت جعفر صادقؑ کی حضرت ابو بکرؓ سے | اب حضرت باقر کے قرابت اور اکابر اہل سنت سے روابط | صاحبزادے حضرت



جعفر کے بارے میں سنیے یہ وہی جعفر ہیں جن کی کنیت ابو عبد اللہ، ان کو جعفر صادق بھی کہا جاتا ہے۔ ان کے نام سے سینکڑوں روایتیں شیعوں کی کتاب اصول کا ان اور دوسری کتابوں میں مذکور ہیں۔ فقہ جعفریہ انہی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اول آپ حضرت ابو بکر صدیقؓ سے ان کا رشتہ نسب معلوم کیجئے۔ ان کی والدہ اُم فروہ نام بن محمد بن ابو بکرؓ کی بیٹی تھیں یعنی حضرت ابو بکر صدیقؓ کی پڑپوتی تھی اور اُم فروہ کی ماں عبدالرحمن بن ابو بکرؓ کی بیٹی تھیں جن کا نام اسماء تھا۔ اسی لئے بطور فخر فرمایا کرتے تھے کہ حضرت ابو بکرؓ سے میرا دوسرا رشتہ ہے۔ دو ذی ابو بکر موتین اُنکے حدیث کے اساتذہ میں ان کے والد حضرت باقرؓ اور محمد بن المنکدر اور حضرت عروہ اور ابن شہاب الزہری وغیرہم ہیں۔ ان کے شاگردوں میں امیر المومنین فی الحدیث حضرت شعبہ، حضرت سفیان ثوری، حضرت سفیان بن عیینہ، امام مالک، حضرت امام ابو حنیفہ وغیرہم ہیں۔

زبیر بن معاویہ نے بیان کیا کہ میرے والد نے حضرت جعفرؓ سے کہا کہ میرا ایک پڑوسی ہے وہ یہ خیال کرتا ہے کہ آپ حضرت ابو بکرؓ سے بڑے بڑے بڑے ہیں۔ حضرت جعفرؓ نے جواب میں فرمایا اللہ تیرے پڑوسی سے بڑا ہو اللہ کی قسم میں تو یہ امید کرتا ہوں کہ ابو بکرؓ سے جو میری قربت ہے اللہ تعالیٰ مجھے اس کے ذریعے نفع دے گا۔ حفص بن عیاض نے بیان کیا کہ میں نے حضرت کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں جیسے حضرت علیؓ کی شفاعت کی امید رکھتا ہوں ایسے ہی حضرت ابو بکرؓ کی شفاعت کی بھی امید رکھتا ہوں۔

اہلسنت کی کتابوں میں حضرت جعفر صادقؓ کے فضائل | حضرات علماء

اہل سنت والجماعت نے حضرت جعفرؑ کی بہت تعریف کی ہے۔ محدث ابن حبان کتاب الثقات میں لکھتے ہیں۔ یکان من سادات اہل البیت فقہا وعلما وفضلا یعنی فقیہ اور علم اور فضیلت کے لحاظ سے سادات اہل بیت میں سے تھے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں حضرت جعفرؑ کی خدمت میں ایک زمانہ تک جاتا رہا جب بھی کبھی میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ یا نماز میں مشغول ہیں یا روزہ رکھے ہوئے ہیں یا قرآن مجید کی تلاوت کر رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بیان فرمایا کہ حضرت جعفرؑ اس کا اہتمام کرتے تھے کہ اوصو حدیث بیان کریں۔

یہ ہم نے حضرات ائمہ اہل بیت میں سے حضرت زین العابدین اور حضرت باقر اور حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہم کے بارے میں قصوری سی معلومات جمع کی ہیں ان حضرات کی اور ان کے علاوہ دوسرے اکابر اہل بیت کے فضائل و مناقب اہل سنت کی کتابوں میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں۔

معلوم ہوا کہ حضرات اہل بیت اپنے کو امت مسلمہ سے علیحدہ کوئی جماعت نہیں سمجھتے تھے ان کے اپنے اپنے زمانے میں جواہل السنہ کے علما و صلحاء محدثین اور فقہائے ان کے پاس ان کا آنا جانا تھا ان سے پڑھتے بھی تھے اور انہیں پڑھاتے بھی تھے اور اہل سنت والجماعت ہی میں اپنے کو شمار کرتے تھے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے ان کو محبت تھی جو ان سے بات ظاہر کرتا وہ اس سے بیزاری ظاہر کرتے تھے بشیر جو حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر تبرک کرتے ہیں۔ اس تبرک سے حضرات اہل بیت بالکل بری ہیں۔

شیعوں نے حضرات اہل بیت اور ائمہ اہل بیت کی جو تصویر کھینچی ہے۔ وہ بہت معجزی تصویر ہے۔ ان حضرات کے بارے میں شیعہ کہتے ہیں کہ بزدل تھے حق ظاہر نہیں کرتے تھے۔

اپنے دین کو بھی چھپانے تھے۔ عامۃ المسلمین سے علیرہ رہتے تھے، شیعوں کو بغض تو خود ہے۔ حضرات صحابہؓ سے اور عامۃ المسلمین سے لیکن اس کو منسوب کرتے ہیں حضرات اہل بیت کی طرف۔ فیصلہ الدین ظہور ای منقلب ینقلبون۔

**شیعوں کو حق چھپانے کا حکم ہے حق ظاہر اصولی کافی میں باب**  
**کرنا ان کے نزدیک ذلت کا سبب ہے۔** التقیہ کے بعد باب

الکتمان کا مستقل باب قائم کیا ہے۔ اس میں روایت نمبر ۴ حضرت ابو عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کی ہے کہ انہوں نے سلیمان بن خالد سے کہا: یا سلیمان انکم علی دین من کتمہ اعداؤ اللہ ومن اذاہ اذلہ اللہ ذلین تم ایسے دین پر ہو کہ جو شخص اس کو چھپائے گا اللہ اس کو عورت دے گا۔ اور جو شخص اس کو پھیلائے گا۔ اللہ اس کو ذلیل کرے گا۔ اب یہ غور کرنے کی بات ہے کہ اللہ کا دین تو سارے انسانوں کو پہنچانے کے لئے اور خوب کھول کر بیان کرنے کے لئے اور واضح طور پر حق کی دعوت دینے کے لئے ہے۔ اللہ کے دین کو چھپانا یہ کوئی دین کی بات نہیں ہو سکتی اور نہ حضرت جعفر علیہ السلام ایسا فرما سکتے ہیں۔ یہاں سے بات بھی واضح ہو گئی کہ شیعہ مجتہدین سے حق کہنے اور حق کھول کر بیان کرنے کی کوئی امید نہیں کیونکہ اگر وہ حق کہیں تو اپنے دین سے باہر ہو جائیں لہذا وہ اپنے قبیحین کو صیغہ بات نہیں بتا سکتے۔

ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے کہ جب حضرات اہل بیت کو اپنا دین ظاہر کرنے کی اجازت ہی نہیں تھی تو حضرت جعفر کی طرف جو فرقہ منسوب ہے ان کی نصیحت اور وصیت کے خلاف اس کی طرف کیوں دعوت دی جا رہی ہے اور اسے کسی ملک کے دستور یا قانون کے طور پر نافذ کرنے کے لئے کیوں کوششیں کی جا رہی ہیں اور حقیقت

شیعیت ایک گنہگار ہے جو اسلام کی عمر میں گھونپا گیا ہے جو لوگ شیعہ مذہب کا اپنے کو متبع بتاتے ہیں اپنے اعمال اور کردار کے اعتبار سے نہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر ہیں نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیروکار ہیں۔ نہ حضرات اہل بیت اور ان کے اہل بیت کے طریقہ پر ہیں۔ خود ساختہ خود تراشیدہ باتیں ہیں جن کو دین بنا کر لئے بیٹھے ہیں۔ اور ان کی ان باتوں نے انہیں قرآن کریم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے اور حضرات مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم کی محبت سے اور اسلام کے عقائد و اعمال سے دور کر رکھا ہے۔

شیعوں کے دو عمل | شیعہ مذہب سے جو لوگ متعلق ہیں اعمال کے اعتبار سے دیکھا جائے تو ان کے پاس صرف دو عمل ہیں۔ اول حضرات اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ اجمعین کے لئے رو لینا دوسرے حضرات ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کو برا بھلا کہنا جس کو تبرک کہا جاتا ہے۔ انہی دو کام کو اسلام سمجھتے ہیں۔ اور انہیں میں مشغول رہتے ہیں پہلے کام کے بارے میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "لیس منا من ضرب بالحدود و دشن الجہود و دعا ہد عوی الجاہلیہ" وہ ہم میں سے نہیں ہے جو گالوں کو پیٹے اور گریبانوں کو پھاڑے اور جاہلیت کی رہائی دے۔

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا۔ "انا بڑی ممن حلق و صلق و خرق" میں اس شخص سے بری ہوں جو کسی کی موت پر غم ظاہر کرنے کے لئے شامہ منڈائے اور شور مچائے اور کپڑے پھاڑے۔

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ ارشاد فرمایا آپ کے اہل بیت

نے اس پر پوری طرح سے عمل کیا۔ اور ہر تکلیف پر صبر سے کام لیا۔ اور نوحہ، مرثیہ کسی چیز کو اختیار نہیں کیا۔

شیخ جن حضرات کو امام مانتے ہیں ان حضرات سے رونا پٹنا، نوحہ کرنا ثابت نہیں جس ذات گرامی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی ہمدردی غمگساری کے طور پر قائم کرتے اور سینہ پٹیتے ہیں۔ انہوں نے تو قائم نہیں کیا۔ آپ کے چچا جو حضرت علیؑ کے بھی چچا تھے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خرواہ اہل میں بڑی بیدردی سے قتل کیا گیا۔ یہ واقعہ ۳۰ھ کا ہے مگر حضرت نے ۱۰ھ میں وفات پائی۔ اس عرصہ میں اپنے چچا کا کوئی ماتم نہیں کیا آپ کے چچا زاد بھائی حضرت جعفرؑ شہید ہوئے۔ ان کا آپ نے کوئی ماتم نہیں کیا۔ ماتم سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں نہیں ہے اور نہ یہ کوئی معقول بات ہے کہ ہر سال رونا دھونے کر بیٹھیں اور اس کو دین کا سب سے بڑا عمل اور ذریعہ نجات سمجھیں۔ غازیوں مجاہدوں اور بہادروں کا یہ طریقہ نہیں کہ دین کے سینکڑوں کام چھوڑ کر سو سے بہانے بیٹھ جائیں۔

خود انہما اہل بیت جن کو شیخ ائمہ معصومین کہتے ہیں ان سے بھی صحیح اسانید کے ساتھ یہ ثابت نہیں کہ وہ حضرت حسین ابن ابی طالب رضی اللہ عنہما اور ان کے ساتھیوں کی شہادت کی یادگار قائم کرتے ہیں اور یوم عاشورا میں بازاروں میں نکلے ہوں اور مرثیے پڑھتے ہیں اور علم نکالتے ہوں اور اپنے مخالفین سے لڑتے جھگڑتے ہوں اور یہ کہتے ہیں کہ ہمارا جلوس نکلاں راستے ہی سے نکلے گا وہاں نہ جلوس تھا نہ ہنگامہ آدائی تھی وہ حضرات تو صبر و شکر و اسے تھے۔ لڑائی جھگڑوں کے کاموں سے پرہیز کرتے تھے۔



شیعوں کا دوسرا عمل جسے وہ ہر مجلس میں بڑھی خوشی سے انجام دیتے ہیں وہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اود خاص کر حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر تبرک کرنا ہے اس عمل سے شیعوں کو بہت محبت ہے۔ اور اس میں ثواب سمیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ شانہ نے جن حضرات کے بارے میں رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ فرمایا اور یہ لوگ ان پر لعن طعن کرتے ہیں اور ان سے اپنی بیزاری ظاہر کرتے ہیں اور ان کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ سخت عذاب میں ہیں۔ ان کا یہ عمل اور عقیدہ قرآن مجید کے اعلان کے سراسر خلاف ہے۔ جب اللہ تعالیٰ شانہ اس سے راضی ہو گیا اور ہمیشہ کے لئے اس سے راضی ہونے کا اعلان فرمایا اور ان کے جنت میں داخل ہونے کی بشارت دے دی اور اس کے ساتھ ہی خال الدین بیہا ابدا بھی فرما دیا کہ وہ ہمیشہ ہمیش جنت میں رہیں گے تو منکرین قرآن کے لعن طعن کر لے اور تبرک بھیجنے سے ان کو کیا نقصان پہنچ سکتا ہے ۹ ان تہمتوں اور غیبتوں اور بدگوئیوں سے تو ان کے اور زیادہ درجات بلند ہو رہے ہیں۔



## خلاصہ الكتاب

اب تک ہم نے جو باتیں سپرد قلم کی ہیں ان سے امور ذیل معلوم ہوتے ہیں

(۱) شیعوں کے نزدیک تین چار صحابہؓ کے علاوہ تمام صحابہ کافر ہیں۔ ان لوگوں کا

یہ عقیدہ قرآن کے اعلان رضی اللہ عنہم و رضو عنہ کے خلاف ہے۔

(۲) شیعوں کے متبعین اللہ تعالیٰ کے بارے میں بڑا کا عقیدہ رکھتے ہیں جس کا

معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بعض مرتبہ یہ معلوم نہیں ہوتا کہ آئندہ کیا ہوگا۔ ان لوگوں کا یہ

عقیدہ ان تمام آیات قرآنیہ کے خلاف ہے جن میں اللہ تعالیٰ کو بعل شئی علیہ اور عالم

الغیب والشہادۃ بتایا ہے

(۳) شیعوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ قرآن مجید میں تحریف ہوئی ہے ان کا عقیدہ آیت

کریم انا نحن نزلنا الذکر وانا نحن اعلمون کے خلاف ہے۔

(۴) شیعوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے حضرت خاتم النبیین ﷺ کو نبیاً

والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلا فصل کا اعلان کر دیا

بنی آپ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما سے خائف تھے۔ اس لئے اعلان نہیں کر سکے۔ یہ عقیدہ

قرآن کی آیت بلغ ما انزل الیث من ربک اور میری آیت فاصدع بیدا تو مرو

اھرض من المشرکین اور میری آیت فاصدع الناس ما نزل

الیہم اور بہت سی آیات کے خلاف ہے اور شان نبوت اور شان رسالت کے بھی

خلاف ہے۔ اللہ کا نبی مخلوق سے ڈر جائے اور اللہ کا حکم نہ پہنچائے یہ عقیدہ کسی طرح

کسی مومن کا نہیں ہو سکتا۔

(۵) شیعوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ روحان کے نزدیک خلیفہ بلا فصل تھے، انہوں نے خلفاء ثلاثہ حضرت ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کا جو ساتھ دیا اور ان کے ساتھ مشوروں اور جماعتوں میں اور جہادوں میں شریک رہے تو انہوں نے تقیہ اختیار کر لیا۔ یہ تقیہ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہاں کچھ ہوا اور باہر کچھ ہو۔ کسی بھی خلیفہ کی شان کے لائق نہیں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ صحیح مومن تھے ان کا لی ہر ماہ ایک ہی تھا ان کی طرف تقیہ کی نسبت کرنا ان پر ظلم اور جہان ہے۔

(۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد روحان کے خاندان کے حضرات تھے ملان کو شیعہ کے بعد دیگرے بارہویں شخصیت تک امام مانتے ہیں اور ان اماموں کو معصوم بھی کہتے ہیں۔ اور جب کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنی امامت اور خلافت کے کام کیوں انجام نہیں دیئے۔ تو وہی تقیہ والا اختیار استعمل کر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان حضرات نے تقیہ اپنی امامت اور خلافت عامۃ الناس پر ظاہر نہ کی تھی۔ پھر ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کی موت اختیاری تھی جب پاتے تھے موت لے آتے تھے جب موت ان کے اپنے اختیار میں تھی تو جان کا کچھ بھی خطرہ نہ تھا۔ اور اس کو سب سے بڑا بہانہ بھی بتائے ہیں ان سب باتوں کے باوجود تقیہ اختیار کرنا نہایت ہی معقول ہے اور اللہ تعالیٰ کا دین تو سارے انسانوں پر ظاہر کرنے کے لئے ہے نہ کہ چھپانے کے لئے۔

(۷) حضرات اہل بیت رضی اللہ عنہم اور حضرات ائمہ اہل بیتؑ سے حضرت ابو بکر

لے کہیں نے اس پر مستقل باب قائم کیا۔ باب ان الائمة علیہم السلام

یعلیون متی یموتون وانہم لا یموتون الا بالاختیار۔

و عمر اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین اور تبع تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ کے بہت اچھے تعلقات تھے۔ آپس میں میل ملاپ تسلیم اور تعلم اور تلقین اور مذاکرہ ایک دوسرے سے روایت حدیث کرنے کا سلسلہ جاری تھا۔ حضرات ائمہ اہل بیت اسی دین پر تھے جو حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین اور تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم کا دین تھا جو ان کو فاتح النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچا تھا۔

(۸) حضرت جعفر صادق عمن کی روایت سے کتب شیعہ بھری پڑی ہیں وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی پڑ پڑ کے بیٹے تھے۔ انہوں نے فرماتے تھے کہ جیسے مجھے حضرت علی کی شفاعت کی امید ہے۔ ایسے ہی حضرت ابو بکر کی شفاعت کی امید رکھتا ہوں۔

(۹) جب حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص نے کہا کہ میرا ایک بڑا بھائی ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ آپ حضرات ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے براءت ظاہر کرتے ہیں۔ تو جواب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیرے پڑوسی سے بڑا ہوا۔ اللہ کی قسم میں تو یہ امید کرتا ہوں کہ حضرت ابو بکر سے جو ایسی قرابت ہے اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع دے گا۔

(۱۰) حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ سے جب حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ منزلتہما منہ الساعة یعنی اس زندگی میں اور اس زندگی کے بعد ان حضرات کو سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا یکساں طور پر قرب حاصل ہے۔



## دعوت فکر

یہ سیدھی سیدھی چند باتیں ہیں جنہیں ایک عامی شخص بھی سمجھ سکتا ہے شیعوں کے سامنے یہ باتیں ذکر کی جائیں اور ان کو توڑ کرنے کی دعوت دی جائے۔ تو وہ تعلقہ میں ان باتوں کا انکار کر دیں گے لیکن ان سے کہیں کہ یہ سب باتیں پاۓ شہوت کو پہنچ چکی ہیں تمہاری کتابوں میں موجود ہیں۔ اگرچہ تمہارے مجتہدین تعلقہ کرتے ہوئے ان کو تم سے بھی چھپاتے ہیں تم یا تمہارے مجتہدین ہمارے سامنے ان باتوں کا اقرار کریں یا انکار بہر حال تمہیں اس بات کا فکر کرنا لازم ہے کہ جس دین پر تم عمل سے ہو کیا یہ اللہ تعالیٰ کا وہ دین ہے جسے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر شریف لائے تھے۔ اللہ تعالیٰ شانہ نے آخرت کی نجات ایمان پر رکھی ہے ان عقائد کے ہوتے ہوئے جو تم نے اختیار کئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر ایمان نہیں ہو سکتا۔ اہل سنت والجماعت کی تذکیر اور تنقید تمہیں بھلی لگے یا بُری اپنی آخرت کی نجات کے لئے متفکر ہونے کی ضرورت ہے جو بھی کوئی عقیدہ ہو اس کا ثبوت حضرت فاطمہ الزہراء سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہونا لازم ہے اپنی طرف سے عقیدے بنانے اور اہل سنت سے بغض رکھنے اور اہل سنت کے مصنفین اور مقررین کو قتل کر دینے یا اہل سنت کے ملکوں کو توڑ دینے سے یا حکومتوں میں غلبے لے لینے سے آخرت کی نجات کا مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔

جو لوگ شیعہ مذہب کے ماننے والے ہیں۔ ان کے مجتہدین اور جو چھوٹے بڑے

آیت اللہ میں۔ ان سے کوئی امید نہیں کہ اپنے حرام کو صحیح راہ بتائیں اور ان کی آخرت کے لئے فکر نہ ہوں۔ اور انہیں اپنی ہی آخرت کی فکر نہیں ہے۔ ہر شخص اپنا خود فکر کرے شعی مذہب رکھنے والا ہر شخص خود کرے کہ میرا آخرت میں کیا بنے گا۔ خود ساختہ عقیدے آرزوئیں اپنے تراشیدہ خیالات نجات کا ذریعہ نہیں سکتے بن اسلام سینا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین ہے آپ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں ہے جو کچھ عقیدہ اور عمل آپ سے ثابت ہوگا۔ جس کی سند صحیح ہو وہ ہی عقیدہ اور عمل اللہ کے ہاں معتبر ہے اور ہی ذریعہ نجات ہے۔ محدثوں سے حضرات علما اہل سنت والجماعت شیعوں کا مذہب کے متبعین کو قنبہ کرتے رہے ہیں کہ تمہارے عقائد قرآن مجید کے مخالف ہیں ان حضرات نے بہت سی کتابیں بھی لکھیں اور مختلف طریقوں سے تقریر اور تحریر ان کو بتایا ہے کہ تم سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر نہیں ہو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اہل بیتؑ اور ائمہ اہل بیتؑ کے دین پر بھی نہیں ہو اور باوجودیکہ ان کی کتابوں سے یہ سب ثابت کر دی جاتی ہیں پھر بھی اپنے آپ ہی عقائد پر جامد ہوتے ہو۔ جو انہیں ان کے باوجود اجداد لے سمجھائے ہیں۔ یہ عقیدہ عاقلانہ ہے ہر شخص غور و فکر اور تدبیر سے کام لے اور یہ غور کرے کہ میں جس دین پر ہوں کیا میرے پاس عقیدہ آبار کے سوا کوئی ایسی دلیل ہے جس سے میرا دین حق ثابت ہو سکے اور نجات دلا سکے۔ جعفر سنی سنائی باتوں سے اصحاب فتنوں سے نجات نہیں ہو سکتی۔

یہود و نصاریٰ کا بھی یہی دعویٰ ہے کہ جنت میں صرف ہم ہی داخل ہوں گے قرآن مجید میں ان کی اس بات کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا ہے وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارًا اور انہوں نے کہا کہ ہرگز جنت میں داخل نہ ہوگا مگر جو یہودی

ہو یا نصرانی ہو اللہ تعالیٰ شائد اے ان کی تردید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ تِلْكَ  
 اَمَانَتُهُمْ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ دیکھو ان کی آند میں ہیں۔  
 آپ فرما دیجئے کہ لے آؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو۔

قرآن کی تصریح سے معلوم ہوا کہ بعض دعویٰ کرنے اور آند دھکنے سے جنت  
 کا داخلہ ہو گا۔ اس کے لئے دلیل ہونا لازم ہے ہم شیعہ مذہب کے ہر شخص کو مکرر نظر  
 کی دقت دیتے ہیں کہ غور کرے کہ ہم جس دین پر ہیں۔ صحیح سند کے ساتھ سرور عالم  
 صلی اللہ علیہ وسلم تک اس کا کیا ثبوت ہے۔ اس پر رہتے ہوئے ہماری نجات ہونے  
 کی کیا دلیل ہے۔ آخر میں ہم یہ بھی درخواست کرتے ہیں کہ شیعیت کا ہر منبع اور داعی  
 اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرے کہ مجھے اس دین پر چلا جو تیرے نزدیک حق ہے اور جو میرے  
 لئے آخرت میں نجات کا ذریعہ بن سکے۔

یہ جو شیعوں کا طریقہ ہے کہ جو کول مصنف یا مقرر شیعوں کو متنبہ کرتا ہے  
 کہ تمہارے اپنے عقائد کے اعتبار سے تمہارا ایمان ثابت نہیں ہو سکتا۔ تو وہ اس کو قتل  
 کر دینے کی نکر میں پڑ جاتے ہیں کسی کو قتل کر دینے سے اپنا حق پر ہونا ثابت نہیں ہو  
 جاتا کافروں نے بعض حضرات انبیاء علیہم السلام کو قتل کر دیا تھا اور مشرکین مکہ نے بعض  
 صبیحہ کو قتل کر دیا تو اس سے ان کا دین شرک اور کفر حق نہیں ہو گیا جیسا باطل تھا باطل  
 ہی سہی سچی بات یہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنے مذہب پر اعتراض کرے تو دلیل سے اس  
 کو مطمئن کرنا لازم ہے۔ دلیل دینے کے بجائے قتل کر دینا تو دلیل سے عاجز ہونے  
 اور مذہب کے باطل ہونے کی دلیل ہے۔ جب کسی شخص کے بارے میں شیعہ مجتہدین یا  
 دوسرے علماء اورتأملین یہ شور دیں کہ اسے قتل کر دیں تو شیعہ حوالم کو اس سے سمجھ لینا چاہئے



کہ یہ لوگ دلیل سے عاجز ہیں۔ اور اپنے کو حق پر ثابت کرنے سے بھی عاجز ہیں پھر ایسے لوگوں کا ساتھ کیوں دیا جائے۔ بعد ان کے دین کو کیوں قبول کیا جائے۔ معاملہ آفت کی نہایت کا ہے نہ کہ دنیا میں شور و شغب اور ہنگامی آرائی کرنے کا ممکن ہے کوئی شیعہ کسی سادہ لوح مسلمان سے یوں کہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا آمد کے تو آپ لوگ بھی منتظر ہیں۔ لہذا اس بارے میں ہمارا اتفاق ہو گیا ان کو جواب دینا چاہیے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے تشریف لانے کی غمراہی سنت والجماعت کی کتابوں میں تو ہے لیکن وہ ان کے بارے میں یہ عقیدہ نہیں رکھتے کہ ان کے تشریف لانے تک اس دین سے محروم ہیں محمد بن سینا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے اللہ تعالیٰ نے مجاہد اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے پاس اصل دین موجود ہے۔ جو ہمیں حضرات صحابہ و تابعین کے ذریعہ ملا اور ہمارے ذمہ اس کی خدمت، اشاعت اور دعوت ہے، امام مہدی علیہ السلام کے تشریف لانے تک ہمیں بارہ دین کی خدمت کرتے رہنا ہے ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھنا نہیں ہے اس لئے علماء اہل سنت سینا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت کرتے ہیں۔ قرآن مجید کو حفظ بھی کرتے ہیں۔ اور اپنے بچوں کو حفظ کرائے ہیں۔ قرآن مجید کی تفسیریں لکھتے ہیں اور پڑھاتے ہیں۔ حدیث شریف کی کتابوں کی تعلیم دیتے ہیں، اپنا سلسلہ سند بواسطہ حضرات محدثین کرام و حضرات صحابہ عظام سینا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں۔ جب حضرت مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے تو وہ بھی بحیثیت ایک امتی کے اس دین اسلام کی خدمت میں شریک ہو جائیں گے۔ جو حضرات اہل سنت والجماعت کے پاس ہے۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام اس قرآن کے حامل اور حامل ہوں گے جو اہل سنت والجماعت کے پاس ہے اور ان احادیث شریف کے موافق عمل کریں گے جو احادیث شریفہ اہل سنت والجماعت نے محفوظ

کر رکھی ہیں۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام نہ تقیہ کریں گے۔ شاہل سنت سے عیوہ  
ان کا کوئی دین ہو گا نہ حضرات صحابہ کرام سے انہیں بغض ہو گا۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں جو شیعوں کے اپنے تراشیدہ  
خیالات ہیں شاہل سنت والجماعت ان سے بالکل بیزار ہیں۔ لہذا اس مسئلہ میں  
بھی شیعوں کے ساتھ کوئی اتفاق نہیں۔

پھر یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ شیعہ جس مہدی قائم بامر اللہ کے منتظر ہیں خود ان  
کی اپنی روایات میں اختلاف ہے کہ وہ پیدا ہوئے بھی ہیں یا نہیں۔ محمد بن یعقوب  
کلینی اصول الکافی کتاب الحج باب الغیبہ حدیث نمبر ۵ میں لکھتا ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ  
(جعفر صادق) نے فرمایا وهو المنتظر وهو الذی یثبث فی دلائل ۵ منہم من  
یقول مات ابوا بلا خلف ومنہم من یقول حمل ومنہم من یقول مات  
ولد قبل موت امیہ یسئین (یعنی جس کا انتظار ہے وہ وہی ہے جس کی ولادت  
میں شک کیا جائے گا کوئی کہے گا کہ حالت حمل میں اس کے والد کی وفات ہو گئی اور کوئی لڑکا  
نہیں چھوڑا اور کوئی کہے گا کہ وہ اپنے والد کی وفات سے دو سال پہلے پیدا ہو چکا ہو گا،  
یہ کلینی نے حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے کہلوا یا ہے جس  
ولادت ہی میں شک ہے اس کے ظہور کا کیسے انتظار کیا جاتا ہے۔ کلینی کی کتاب  
باب الحجہ ہی سے ایک احادیث سنو اور وہ یہ ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اصغ  
بن نباتہ سے فرمایا کہ میری پشت کی گیارہویں نمبر میں ایک لڑکا ہو گا وہ مہدی ہو گا جو  
زمین کو عدل و انصاف کر دے گا جیسا کہ اس سے پہلے ظلم سے بھری ہوئی ہو گی اس  
لڑکے کی فیبت ہو گی اور حیرت ہو گی کچھ لوگ اس میں گمراہ ہو جائیں گے اور کچھ ہدایت پائیں  
گے۔ اس پر صبیح نے سوال کیا کہ یا امیر المؤمنین کہ تکون الحیۃ والغیۃ قال ستہ

ایام اوستہ اشہر اوستہ سنیں (میں نے عرض کیا امیر المومنین کہ یہ حیرت و غیبت کتنی مدت ہوگی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چار دن یا چار ماہ یا چار سال ہوگی۔ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ لے تو اپنے مہدی منتظر کے نائب ہونے کی مدت بہت سے بہت چار سال بتائی تھی لیکن ڈیڑھ ہزار سال کے قریب ہو رہے ہیں۔ ابھی تک تو ان کا ظہور ہوا نہیں۔ چونکہ یہ سب باتیں بنائی ہوئی ہیں۔ اس لئے اس امام مہدی کا ظہور ہونا بھی نہیں جس کے شیعہ منتظر میں جس کے پیدا ہونے ہی میں شک ہے وہ کیا ہی ہوگا۔ ان لوگوں کا طریقہ یہ رہا ہے کہ غیبت کی مدت اپنے پاس بڑھاتے رہے ہیں جب دیکھا کہ اس کا ظہور ہوتا ہی نہیں تو پھر تاریخیں دینا بند کر دیا۔ اتباع ہوئی جہاں ہو وہاں کوئی بات معقول نہیں ہوتی جو نفس میں آ جائے یا زبان سے نکل جائے وہی اصحاب ہوئی کا دین ہوتا ہے ان کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مراجعت کی ضرورت نہیں ہوتی۔

عوام اہل سنت سے گزارش ہے کہ جب کسی شیعہ سے بات ہو تو ہماری یہ کتاب اس کو پھینک دے اور اس سے سرہرات کا جواب طلب کریں۔ اور کسی کے مذہب بعض عوام اہل سنت اس غلط فہمی میں ہیں کہ ہر کلمہ گو مسلمان ہے ان کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ کلمہ گو مسلمان جس کا کوئی عقیدہ کفر نہ ہو ایسے تو منافقین بھی کلمہ پڑھتے تھے لیکن قرآن مجید نے پھر بھی ان کے بارے میں یہی فرمایا کہ وہ مومن نہیں ہیں۔ ان فی ذلک لذكوری لمن کان له قلب أو ألقى السمع وهو شهید ولقد تمت هذه الرسالة بتوفیق اللہ الملك العلام والحمد للہ علی التمام وحسن الختام والصلوة والسلام علی رسولہ محمد سید الانام وعلی آلہ وصحبہ وعلی من تبعہم باحسان الی یوم القیامہ۔

## ضمیمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُمَّ اَعْلٰی الْعَظِیْمِ

خُصِّدْ لَنَا وَنَصِّلْ عَلٰی رَسُوْلِنَا لَكَوَدَّ عَلٰی آلِهِ وَاصْبَابِهِ اَجْمَعِیْنَ

حَمْلَةُ الدِّیْنِ الْقَوِیْمِ

رسالہ شیعہ مذہب دین و دانش کی کسوٹی پر لکھنے کے بعد خیال آیا کہ شیعہ مذہب والوں سے ایک اور ضروری بات بھی کرنی چاہیے۔ اور وہ یہ کہ جب سے شیعوں کی کتابیں عربی، فارسی اور اردو میں شائع ہو گئی ہیں اور علماء اہل سنت والجماعت بلکہ تمام عوام و خواص تک پہنچ گئی ہیں تو بطور اظہار حق انہیں کی کتابوں کے حوالے دے کر حضرات اکابر اہل سنت والجماعت نے شیعوں کا کفر ظاہر کر دیا اور اس سلسلہ میں تحریر اور تقریر کے ذریعہ خوب کھل کر ان کے کفریات کی نشاندہی کر دی۔ شیعوں کی کتابیں عام ہونے سے پہلے ان کے عقائد تقیہ کے غلیظ پردوں میں چھپے ہوئے تھے۔ اس لئے علمائے کرام عمومی طور پر تمام شیعوں کو کافر کہنے میں احتیاط کرتے تھے۔

اب شیعوں کو یہ بات بہت زیادہ ناگوار ہو رہی ہے کہ انہیں کافر کہا جا رہا ہے۔ اصحاب حکومت اول تو وہی لوگ ہوتے ہیں جو ایمان و کفر کا فرق نہیں جانتے اور جنہیں تصور ابہت علم ہے وہ اپنی حکومت کا بقا، چونکہ شیعوں کے راضی رکھنے میں سمجھتے ہیں اس لئے نہ صرف یہ کہ اظہار حق سے گھبراتے اور کتراتے ہیں۔ بلکہ جو علماء شیعوں کا کفر ظاہر

کرتے ہیں وہ بھی ان لوگوں کی نظروں میں معتوب رہتے ہیں اور شیعوں کی یہ کوشش برقی ہے کہ جس کسی نے بھی ان کے کفر کو واضح کرنے کا بیڑا اٹھایا اُسے قتل کر وادیں، جیسا کہ ہم نے اپنے رسالہ میں عرض کیا ہے کہ کسی کو قتل کر دینے سے قاتل کا دین حق نہیں ہو جاتا بعض حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو ان کی قوموں نے قتل کر دیا اس سے ان کی قوموں کا دین کفر حق نہیں ہو گیا دین حق وہی تھا جو حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے پیش لایا تھا حق ظاہر کرنے والے کو قتل کر دینا اوجھا ہتھیار ہے اور حق ظاہر کر دینا لے کے سامنے عاجز ہونے کی دلیل ہے۔ شیعوں سے گزارش ہے کہ اگر آپ لوگ حق پر ہیں تو غم ٹھوکر کو سامنے آئیے اور دلیل سے جواب دیجئے۔

یہ اگر یہ آپ لوگوں کے عقیدے نہیں ہیں جن کو سامنے رکھ کر حضرات اکابر اہل سنت آپ لوگوں کو کافر کہتے ہیں تو ان سے لبر کسی تفسیر کے یا بات ظاہر کیجئے اور جن کتابوں میں یہ عقیدے ہیں ان کو ہمارے سامنے جلا دیجئے تاکہ مضبوط طریقے پر بات ظاہر ہو جائے پھر یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اہل سنت جب آپ لوگوں کا کفر ثابت کرتے ہیں جو دلائل سے ثابت ہیں تو اس میں ناگواری کی کیا بات ہے آپ لوگ بھی تو اہل سنت والجماعت کو ان کے اکابر کو حضرات محدثین اور فقہاء کو اور تمام ائمہ اہل سنت کو حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کافر کہتے ہیں۔ لہذا بات تو دونوں طرف سے برابر ہے آپ لوگوں کو ناگواری بلا وجہ ہے۔ ہاں اتنی بات کافرق ہے کہ اہل سنت والجماعت تفسیر نہیں کرتے آپ لوگ عوام اہل سنت کو مطمئن کرنے کے لئے یہ کہتے ہیں کہ ہم تو صحابہؓ اور تابعینؓ کو اور آپ حضرات کو یعنی اہل سنت کو مسلمان سمجھتے ہیں یہ بات بطور تفسیر کہتے ہیں اور تفسیر میں بھی تفسیر ہے۔ اہل سنت کو مسلم تو کہہ دیتے ہیں اور اس کا مطلب یہ ہوتا ہے

کہ ظاہر میں اپنے دعوے میں مسلمان ہیں، لیکن اہل سنت کو اور ان کے کابرو کو مومن اور اہل ایمان نہیں کہتے۔ فقط اہل ایمان شیعوں کے نزدیک اپنے ہی لوگوں کے لئے مخصوص ہے پس جب کہ اہل سنت تمہارے نزدیک مسلمان نہیں تو انہوں نے تمہارا کفر تمہاری کتابوں سے ظاہر کر دیا تو اس میں گلہ کیا ہے۔

جب علماء اہل سنت نے قادیانیوں کا کفر ظاہر کیا تو انہوں نے طاقتہ المسلمین کو یہ یاد کرانے کی کوشش کی کہ کلام کافرینا ہی ہے جتنے بھی علماء و مذہبن منکرین حدیث اور عرفین ہیں سب اس ہتھیار کو استعمال کرتے ہیں۔ شیعوں کو بھی اس اوچھے ہتھیار کا پتہ ہے وہ بھی عوام اہل سنت کو اپنی جانب سے مطمئن کرنے کے لئے کہہ دیتے ہیں کہ ملاؤں کا کام ایسا ہی رہ گیا ہے کہ جو کلمہ گو ہوا سے کافر بتاتے ہیں۔ واضح رہے کہ محض کلمہ گو ہونے سے کوئی مسلمان نہیں ہوتا کلمہ تو منافقین بھی پڑھتے تھے پھر بھی قرآن میں ان کو کافر فرمایا، اگر کسی کا بھی عقیدہ کفریہ ہو تو وہ کافر ہو گیا خواہ وہ ہزاروں مرتبہ کلمہ پڑھے۔

در حقیقت علماء کرام کسی کو کافر نہیں بتاتے کفریہ معاذ اور کفریہ کلمات و مضامین کی وجہ سے انسان خود کافر ہو جاتا ہے۔ حضرات علماء کرام کافر نہ بتاتے نہیں کافر بتاتے ہیں۔ یعنی ہر شخص خود کافر ہو گیا اسے اور اس کے معتقدین کو اور ساری امت کو یہ بتا دیتے ہیں کہ یہ باطل کفریہ ہے اور اس کے ماننے والے کافر ہیں۔ حضرات علماء کرام کا تو لشکر گزار ہونا چاہیے کہ وہ دوزخ کے دائمی غلاب سے پہلے کے لئے تنبیہ کرتے ہیں۔ مگر انہوں کا عجیب حال ہے کہ شکر کے بجائے کافری کا شکوہ لئے چرتے ہیں۔ جتنے بھی اہل باطل ہیں ان کو حضرت ملا اہل سنت سے بہت زیادہ دشمنی ہے پس چلے تو



انہیں کچا کھا جائیں۔ ان دشمنوں کو معلوم نہیں کہ حضرات علماء اہل حق کی آواز دہندہ والی نہیں  
 ان کے بارے میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لَکُمْ مَزَالٌ مِّنْ أُمَّتٍ قَائِلَةٌ  
 بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَفْتَرُهُمْ مِّنْ خَزَائِفِهِمْ حَقٌّ يَأْتِي أَمْرًا اللَّهُ وَهُمْ  
 عَلَى ذَالِكَ۔ یعنی میری امت میں ہمیشہ ایسی ایک جماعت رہے گی جو اللہ کے حکم پر قائم  
 ہوگی جو شخص ان کو بغیر مدد کے چھوڑ دے گا۔ اور جو ان کی مخالفت کرے گا انہیں نقصان  
 پہنچانے کے گا یہاں تک کہ اس مال میں موت آجائے کہ وہ اسی پر جمے ہوئے ہونگے  
 بہت سے فتنے اٹھے بڑے بڑے زندیق اور مود آئے۔ علماء اہل سنت و  
 الجماعت نے سب کا الحاد و زندقرظا ہر کیا اور کرتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ  
 جن حکومتوں نے ان کے دشمنوں کا ساتھ دیا وہ بھی پاش پاش ہوئیں، حق واضح  
 ہو جانے کے باوجود جنہوں نے حق قبول نہ کیا وہ اپنی شقاوت سے ذریعہ ضلال  
 اور گمراہی ہی میں رہے۔ اَعَاذَنَا اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْفِتَنِ وَاصْحَابِهَا وَفَسْلَمَ  
 تَعَالَى اَنْ يَّجْعِلَنَا عَلَى دِينِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَامًا  
 عَلَيْهِ ————— وَاللَّهُ الْمَوْفِقُ وَالْمُعِين

العبد

محمد عاشق الہی بلند شہری عفا اللہ عنہ

۱۰ شعبان ۱۳۳۷ھ



## بہترین اسلامی کتابیں

قصص القرآن مولانا محمد ظفر رحمتی جلد ۳/۲۲  
مظاہر حق جدید و شرح مشکوٰۃ اردی جلد ۵/۶۲  
معارف الحدیث مولانا محمد منظور نعمانی جلد ۳/۳۸  
تجربیدیک بخاری حرم علی اردو کمال مجلد ۱۸/۱۸  
شرح حصین مترجم مولانا محمد ماشائی جلد ۶۹/۶۹  
شرح الزبیین امام نووی جلد ۲۳/۲۳  
تجہ الشاہبالغادر شاہ طہ الشاہ علی جلد ۸۳/۸۳  
پہشتی زیور مال مکمل مولانا اشرف علی جلد ۱۳/۱۳  
فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مفتی محمد رفیع جلد ۲/۳۰  
علم الفقہ کامل مولانا عبد شکور کھٹکی جلد ۸۱/۸۱  
عقائد علمائے دیوبند و حسام الحرمین جلد ۵۷/۵۷  
احیاء العلوم اردو امام محمد نواز جلد ۳/۲۲  
کیمیائے سعادت اردو جلد ۸۶/۸۶  
مجاہدین الأبرار اردو شیخ احمد مدنی جلد ۱۱۱/۱۱۱  
مجاہدین حکیم الامت مفتی محمد رفیع جلد ۶۰/۶۰  
مومن کے ماہ و سال اردو شیخ عبدالحق دہلوی جلد ۶۰/۶۰  
اسلام کا نظام مساجد مولانا خلیفہ الدین جلد ۱۲۲/۱۲۲  
اسلام کا نظام عفت و عصمت جلد ۳۹/۳۹  
اسلام کا نظام اراضی و مشرو و خراج مفتی محمد رفیع جلد ۵۴/۵۴  
علمی کشکول منتخب منہاجین جلد ۵۲/۵۲  
احکام اسلام عقل کی نظر میں مولانا اشرف علی جلد ۵۴/۵۴

## مستند اسلامی کتابیں

أرواح ثلاثہ و حکایات اولیاء مولانا اشرف علی جلد ۴۸/۴۸  
آیات یقینات، ضمن الملک (نزدیک شہید) جلد ۱۱۱/۱۱۱  
تحفہ اشعار عشریہ اردو شاہ عبدالعزیز دہلوی جلد ۱۲۰/۱۲۰  
تاریخ ارض القرآن سید سلیمان ندوی جلد ۶۳/۶۳  
تاریخ فقہ اسلامی اردو مفتی محمد رفیع جلد ۶۹/۶۹  
تذکرہ غوثیہ سید غوث علی شاہ کلندری جلد ۶۹/۶۹  
تذکرہ مجدد الف ثانی مولانا محمد منظور نعمانی جلد ۶۰/۶۰  
عیسائیت کیا ہے مولانا نعمتی نعمانی جلد ۲۴/۲۴  
مسلمانوں کا نظم و ملکت ڈاکٹر منیر حسین جلد ۶۰/۶۰  
لطائف علمیہ ترجمہ کتاب اللذکیا، ابن جوزی جلد ۶۰/۶۰  
کلیات اداریہ، حامی ادارہ شاہ جگر جلد ۶۰/۶۰  
المنجد عربی اردو، جامع لغات جلد ۱۵۰/۱۵۰  
المعجم اردو عربی جلد ۸۴/۸۴  
بیان اللسان عربی اردو مستند لغات جلد ۸۴/۸۴  
قاموس القرآن (مکمل قرآنی لغات) جلد ۸۴/۸۴  
جامع اللغات (اردو کا مستند لغت) جلد ۸۴/۸۴  
شمس المعارف (تقریبات) ابن عربی جلد ۹۰/۹۰  
اصول جواہر خرم کمال (تقریبات) جلد ۶۰/۶۰  
بیاض ایقوبی (تقریبات) مولانا محمد رفیع جلد ۶۰/۶۰  
علاج الغریبا حکیم غلام امام جلد ۳۹/۳۹  
بیاریوں کا کھربو علاج، طبیبہ ام الفضل جلد ۶۱/۶۱

دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

مکمل فہرست کتب مفت طلب فرمائیں